Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

خلیفہ نمبر ۲۲

بجز سوموار

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۲۹/۶۴ | ۴ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ ۱۵ تبوک ۱۳۵۹ ہش ۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۰۹

— حضرت بانی سلسلہ احمدیہ —

مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا ملا ہے

پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے۔ جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔ اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہوتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔"

(اربعین ۱۰)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۳ تبوک / ستمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کی مرسلہ ۱۰ ستمبر کی اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ جلشانہ اپنے خاص فضل و کرم سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آخری اطلاعات کے مطابق دورہ کینیڈا کے سلسلہ میں کیلگری پہنچے تھے اس کے بعد امریکہ کا دورہ شروع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے دورہ کو یادگار اور تاریخی کامیابیاں عطا کرے۔ اپنے فضل و کرم سے سعید روحوں کے قبول حق کا سبب بنائے۔ آمین

•۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری اور بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے کسی قدر ناساز ہے۔ احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

•۔ ربوہ ۱۲ ستمبر۔ آج یہاں نماز جمعہ جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ خطبہ میں مولانا موصوف نے بانی سلسلہ احمدیہ کی آمد کی اغراض بیان فرمائیں۔ بعد ازاں انہوں نے احباب کو تاکید کی کہ حضور ایدہ اللہ کے حالیہ دورہ یورپ افریقہ کینیڈا اور امریکہ کی کامیابی کے لئے دن رات دعائیں جاری رکھیں۔

امتحان دینے والے جملہ طلباء اور طالبات کے لئے

حضرت امام جماعت احمدیہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی طلباء اور طالبات کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا) امتحان دے۔ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے"

سائنس ٹیچرز کی ضرورت

مغربی افریقہ کے سکولوں کو تجربہ کار سائنس ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ B.Ed یا M.Ed کو ترجیح دی جاتی ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست کے ہمراہ اپنی اسناد کی فوٹوسٹیٹ امیر مقامی اور قائد مقامی کی تصدیق کے ساتھ جلد بھجوادیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمارا جلسہ سالانہ گویا ایک طوعی اور نفلی اجتماع ہے لیکن بڑی اہمیت کا حامل ہے اس پر بڑی برکات نازل ہوتی ہیں

دنیا کے ہر خطہ سے جہاں احمدی بستے ہیں کوئی نہ کوئی احمدی جلسہ میں ضرور شامل ہو پھر وہ جو حاصل کرے دوسروں تک پہنچائے

اہلِ ربوہ جلسہ کی انتظامیہ کو ضرورت کے مطابق رضاکار اور مکانات مہیا کریں اور ربوہ کی صفائی کرکے صاف ستھرا ماحول پیدا کریں

ابھی سے دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے ان تمام برکات سے بھر دے جن کی پہلے سے بشارت دی گئی ہے

از حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ تبوک ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم قریشی محمد انور صاحب شاہد رکن شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

اسلام نے انسانی زندگی کے اجتماعی پہلو کو سنوارنے اور اس میں حُسن پیدا کرنے کی طرف بڑی توجہ دلائی ہے اور اس پر بہت زور دیا ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ ہر فرد اپنے رب کے سامنے اپنے نفس کا جواب دہ ہے اور

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (الانعام آیت ۱۶۵)

ہر شخص نے اپنا بوجھ آپ ہی اٹھانا ہے جب جزا کا وقت آئے لیکن جہاں تک بوجھ اٹھانے کے قابل بنانے کا سوال ہے ایک دوسرے کے ساتھ ہر مومن مسلم کو باندھ دیا گیا ہے جو

ہمارے بنیادی ارکان

ہیں۔ اسلام کے ان میں سے دو میں یہ پہلو نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔ ایک نماز ہے دوسرے حج ہے۔

نماز باجماعت پر بڑا زور دیا گیا ہے اور نماز باجماعت کے وقت جو کمزور ہیں ان کا ان کی نسبت زیادہ خیال رکھا گیا ہے۔ جو لمبی دعائیں کرنے والے ہیں اپنے گھروں میں ایک دفعہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت ہو گئی۔ شکایت کرنے والوں نے کہا کہ ہم تھکے ہوئے آتے ہیں شام کو اور ہمارے امام الصلوٰۃ جو ہیں وہ بہت لمبی قرأت کر جاتے ہیں عشاء کی نماز میں۔ اور ہمیں تکلیف ہوتی ہے تو آپ بہت ناراض ہوئے اس بات پر کہ تم کیوں ان لوگوں کا خیال نہیں رکھتے۔ اور نماز سے بددل کر رہے ہو انکو۔ ایسے لوگ جو گھر میں دو سنتیں پڑھتے وقت پندرہ بیس منٹ خرچ کر دیتے ہیں جب مسجد میں آتے ہیں تو امام کو حکم ہے کہ کمزور کا خیال رکھو۔ نہ بہت چھوٹی نماز کراؤ کہ نماز مذاق بن جائے۔ نہ اتنی لمبی کرو کہ بعض لوگوں کے لئے نماز تکلیف کا باعث بن جائے۔ اجتماعی عبادت، نماز باجماعت پر بڑا زور دیا گیا۔ کیونکہ یہ بھی انسانی معاشرے میں ایک حسن پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ اور امتِ محمدیہ کو امتِ واحدہ اور بنیان مرصوص اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ کے ماتحت بنانے کے لئے یہ ساری ہدایات دی گئی ہیں۔ نماز میں دو اجتماعی پہلو ہیں۔ ایک پنج وقتہ نماز باجماعت، اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ بغیر لاؤڈ سپیکر کے مؤذن کی اذان کی آواز جہاں تک پہنچ جاتی ہے وہ اس

مسجد کا دائرہ

ہے۔ لیکن جمعہ کے روز جس طرح آج ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس میں شہر ہی نہیں بلکہ مضافات کے لوگ بھی جمع ہوتے ہیں۔ یہ جمعہ بھی ایک نماز ہے لیکن اس میں محلے کے، ایک چھوٹے سے حلقے کے نمازی اکٹھے نہیں ہوتے بلکہ سارے شہر کے (سوائے اس کے کہ شہر بہت بڑا ہو) اور مضافات کے بھی احمدی مسلمان جن کی میں اس وقت بات کر رہا ہوں یا امتِ محمدیہ کے افراد دنیا میں ہر جگہ کے وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو اجتماعیت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔

حج کے بھی دو پہلو ہیں جمع ہونے کے۔ ایک فرضی طور پر حج ہے۔ فرض ہے زندگی میں ایک بار ساری دنیا کے مسلمانوں پر۔ وہ ایک وقت میں پہلے کم ہوتے تھے اب سہولتیں ہیں۔ آٹھ دس لاکھ بھی وہاں حج کے موقعہ پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ایک نفل ہے اس کے ساتھ، عمرہ اسے کہتے ہیں۔ وہ سارا سال چلتا ہے۔ لیکن اس میں بھی ایک اجتماعی پہلو ہے۔ عمرہ کرنے کے لئے بھی سارا سال ساری دنیا سے لوگ مکے میں جمع ہوتے ہیں۔ اور مدینے کی زیارت کرتے ہیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے کہ

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف آیت ۱۵۹)

جَمِیْعًا کا لفظ عربی زبان میں ایک گروہ کے ہر فرد کے متعلق نہیں بولا جاتا بلکہ اجتماعی جو ان کی شکل بنتی ہے۔ اس کے متعلق بولا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سارے کے سارے اکٹھے اس میں آ جاتے ہیں۔ اس واسطے ہر فرد بھی اس کے اندر آ گیا۔ جَمِیْعًا کے معنی ہیں۔ ایک ایسی جماعت جس کے اندر افتراق و انشقاق نہ ہو۔ جو ایک دوسرے میں ملے جلے ہوں۔ اور جن کو اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ایک جان کر دیا گیا ہو۔ لیکن اس عظیم وحدت کے باوجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے طور پر، جیسا کہ میں نے بتایا، اپنے نفس کا ذمہ دار ہے جہاں تک اس کی جزاء اور سزا کا تعلق ہے۔ لیکن وہ ذمہ دار ہے اپنے معاشرہ کا اس معنی میں کہ وہ ساری امت یا اپنے سارے حلقہ میں وہ معاشرہ اجتماعی رنگ میں پیدا کرنے کی کوشش کرے جو اسلام پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کوشش جیسا کہ ابھی میں نے مختصراً بتایا فرض کے طور پر بھی ہے جیسے نماز باجماعت یا جیسے حج۔ اور نفل کے طور پر بھی ہے جیسے حج کے لحاظ سے عمرہ یا جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کو جو نوافل تھے اکٹھا کر دیا اور باجماعت پڑھوانا شروع کر دیا یا جیسے اجتماعی دعائیں ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنی ظاہری شکل کے لحاظ سے نماز نہیں لیکن نماز کا اس لحاظ سے تعلق ہے کہ نماز "اَلصَّلٰوۃُ الدُّعَاءُ" صلوٰۃ کے معنی ہی ہیں دُعا کرنا خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھک کر۔ تو دعائیں انفرادی بھی کی جاتی ہیں یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ (آل عمران آیت: ۱۹۲) اٹھتے بیٹھتے کھڑے ہوتے لیٹتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا اور اس کی حمد و ثنا کرتا اور اس کے

عظمت اور علوّ شان

کے ترانے گاتا ہے، اسے یاد کرتا ہے، اس سے مانگتا ہے، اس کے پیروں میں لوٹتا ہے، اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن باجماعت یا نفلی شکل میں جو نماز ہم پڑھتے ہیں وہ شکل تو نہیں ہے لیکن ہے وہ بھی دعا۔ دعا جو ہے وہ انفرادی بھی ہے، جس طرح صلوٰۃ کا ایک حصہ انفرادی بھی ہے۔ سنتیں ہیں وہ نماز کی طرح ہی پڑھی جاتی ہیں فرض نہیں ہیں اور مستحب یہ ہے کہ انسان مسجد کی بجائے اپنے گھر میں پڑھے۔ اس میں انفرادیت زیادہ آ جاتی ہے۔ تو فرض کے طور پر بھی اجتماعی عبادات ہیں اور نفل کے طور پر بھی ہیں۔ نفل کے طور پر جو عبادات ہیں ان کا حلقہ بڑا وسیع ہے۔ جیسے میں نے کہا دوست اکٹھے ہو کے دعائیں کرتے ہیں۔ اجتماع ہوتے ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں۔ وعظ کی مجلسیں ہیں۔ جو سنانے کا حق رکھتے ہیں ان سے سننے کے لئے جمع ہونے کے مواقع ہیں۔ مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چلے جاتے تھے صحابہؓ اور ان سے بھی علم سیکھتے تھے، دوسرے صحابہ سے علم سیکھتے تھے۔ جو بہت سارے ہمارے بزرگ گذرے ہیں وہ مسجدوں میں یا اپنے گھروں میں بیٹھ جاتے تھے اور آنیوالوں کے کانوں میں نیکی کی باتیں ڈالتے رہتے تھے۔ ایک قسم کا اجتماعی ماحول پیدا ہو جاتا تھا۔

یہ جو نفلی اجتماعی ماحول پیدا ہونے کے ذرائع ہیں یہ چھوٹے بھی ہیں بڑے بھی ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو انسان عام ہدایت کے مطابق اپنے طور پر منعقد کرتا ہے جیسے خدام الاحمدیہ کے اجتماع ہیں۔ ایسے بھی ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے راہنمائی کی ہے۔ جیسے

ہمارا جلسہ سالانہ

ہے۔ اور آج میں جلسہ سالانہ کے متعلق ہی کچھ کہنا چاہتا ہوں اس تمہید کے بعد۔

جلسہ سالانہ جو ہے ہمارا یہ ایک نفلی اجتماع ہے۔ لیکن بڑی ہی اہمیت کا حامل ہے اور بہت سی برکات کا نزول ہوتا ہے اس موقعہ پر اور بڑی شان ظاہر ہوتی ہے اس کی اور اللہ تعالیٰ کے عظمت اور جلال کے معجزانہ جلوے دیکھنے والی آنکھ اس موقع پر دیکھتی ہے۔ اللہ فضل کرے ہماری کسی کوشش کے نتیجہ میں نہیں ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ فضل کرتا رہا ہے کبھی بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر کثرت سے بیماری نہیں آتی۔ حالانکہ اتنا ہجوم ہوتا ہے چھوٹی سی جگہ پہ اکٹھے ہوتے ہیں دوست بہت سی غلطیاں ہو جاتی ہیں صحت کو قائم رکھنے کے لحاظ سے۔ کھانے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ لوگوں کو جس کھانے کی عادت نہیں ہوتی وہ یہاں کھا رہے ہوتے ہیں۔ جس وقت کھانے کی عادت ہوتی ہے اس وقت وہ کھا نہیں سکتے۔ اس کا اثر پڑتا ہے۔ کئی لوگ ہیں ان کو ذرا بھی مرچ زائد ہو جائے تو پیچش شروع ہو جاتی ہے وغیرہ ہزار قسم کی آزمائشوں میں سے اللہ تعالیٰ گذارتا ہے اور ہزار قسم کے معجزات خدا تعالیٰ ہمیں اپنے دکھاتا ہے۔ ہر انسان جو شامل ہوتا ہے اس جلسے میں اگر وہ اپنی آنکھیں کھلی رکھے اور اپنے کان خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لئے کھلے رکھے اور اپنی آنکھیں اس کے نور کے جلووں کو دیکھنے کے لئے کھلی رکھے۔ کان بھی اور آنکھ بھی تو بہت کچھ وہ دیکھتا ہے، بڑی برکتیں ہیں، پھر نیکی کی باتیں ہیں۔ وہ کانوں میں پڑتی ہیں۔ پھر دوست ہیں وہ آپس میں ملتے ہیں۔ اب تو ساری دنیا سے دوست یہاں آتے ہیں اور ان کا ایک دوسرے سے ملاپ ہو جاتا ہے۔ اور اس میں بڑی برکت ہے۔ اس میں

بڑی خوشی کے سامان

ہیں اور میں نے اپنی آنکھوں سے نظارہ دیکھا ہے کس طرح خوشی کے ساتھ پاکستان کے دوست غیر ممالک سے آنیوالے بھائیوں کے ساتھ ملاقات کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک جذبہ ہوتا ہے، ایک تڑپ ہوتی ہے، ایک دوسرے سے آگے بڑھ کے ان سے معانقہ کرنے کی خواہش کا نظارہ کئی دفعہ جلسے پر آتے جاتے آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ تو بڑی برکتوں والا ہے یہ جلسہ۔ اس کے کئی پہلو ہیں جن کی طرف ہر سال ہی توجہ دلائی جاتی ہے۔ ایک پہلو تو جلسے کے نظام سے تعلق رکھتا ہے، ایک پہلو اہلِ ربوہ کی ذمہ داریوں سے تعلق رکھتا ہے، ایک پہلو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے، ایک پہلو ربوہ میں باہر سے آنے والوں سے تعلق رکھتا ہے۔

جو ذمہ واری ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتِ احمدیہ پر ہے وہ یہ ہے کہ اس جلسہ کی برکات کو حاصل کرنے کے لئے باہر سے ہر ملک سے دوستوں کو شریک ہونا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض ملکوں سے بہت سے دوست ہر سال آ جاتے ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ بعض ملک جو ہیں ان سے ابھی تک کوئی بھی نہیں آیا اور بعض ایسے ہیں کہ جو کبھی آتے ہیں کبھی نہیں آتے۔ جب سے آنے شروع ہوئے یہ شکل بنی ان کی اس میں شمولیت کی۔ جو ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ دُنیا کے ہر خطے سے جہاں احمدی بستے ہیں تھوڑے سے یا بہت کوئی نہ کوئی احمدی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے یہاں پہنچے۔ تاکہ جو حاصل کرے وہ دوسرے تک پہنچانے کا اہل ہو سکے۔ اور جو باتیں سنے وہ پہنچائے۔ جو دنیا میں

ایک انقلابِ عظیم

غلبۂ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بپا کر رہا ہے وہ باتیں بھی سنائی جاتی ہیں وہ ہر ایک کو بتائے۔ آپس میں اتنا پختہ اور پکا ابھی تعلق نہیں ہوا حالانکہ وسائل ہیں لیکن آہستہ آہستہ اور ہر جماعت توجہ کر رہی ہے۔

دوسرے آنے والے اب تک بغیر کسی منصوبے کے آتے تھے۔ مثلاً ایک ملک ہے وہاں سے پچاس آ گئے، دوسرا ملک ہے اس سے چالیس آ گئے، ایک ملک ہے وہاں سے ایک آ گیا، ایک اور ملک ہے وہاں سے کوئی بھی نہیں آیا۔ تو یہاں اِس وقت موجودہ حالت میں جو انتظام ہے وہ ابھی زیادہ وسیع نہیں، محدود ہے۔ اس وقت تحریک جدید کو ابھی سے تحریک کرنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیئے کہ جہاں بھی احمدی ہیں وہ کوئی نمائندہ بھجوائیں۔ اور ایسا منصوبہ بنانا چاہیئے کہ یہاں آنے کے بعد وہ تنگی محسوس نہ کریں کیونکہ ابھی انکو اتنی عادت نہیں پڑی جتنی کہ ہندوستان پاکستان میں رہنے والوں کو عادت پڑ گئی۔ بڑے لمبے عرصے سے جلسے میں شامل ہونے والے ہیں بچپن سے جلسے میں شامل ہونے والے بھی ہیں۔ اتنا پیار پایا جاتا ہے۔ قادیان میں "کسیر" ایک اور گھاس تھا جو نیچے بچھایا جاتا تھا اور یہاں اب یہ پرالی ہے کسیر ہی تھی وہاں غالباً۔ یہاں پرالی ہے۔ اتنے شوق سے اور پیار سے سوتے ہیں۔ جن علاقوں سے دو تین سال سے آرہے ہیں احمدی مثلاً امریکہ ہے ان میں سے بعض دوستوں نے کہا کہ ہمارے لیے چارپائیاں کیوں بچھاتے ہو، ہمارے لئے پرالی بچھاؤ جسطرح اور احمدی یہاں زندگی گذارتے ہیں ہمیں موقع دو کہ ہم بھی اسیطرح زندگی گذاریں اور

خدا تعالیٰ کی برکات

سے حصہ لینے والے بنیں۔ لیکن بہر حال آہستہ آہستہ انکو عادتیں پڑیں گی۔ ہر ملک کی اپنی عادتیں ہیں جہاں تک ممکن ہے ان عادتوں کا ہم خیال رکھتے ہیں۔ رکھنا بھی چاہیئے۔ لیکن جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو وہ ہماری عادتوں کے مطابق بھی کچھ زندگی کے دن گذارنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ ایک تو ہر جگہ کے آئیں۔ دوسرے اتنی کثرت سے نہ آئیں کہ یہاں ہم انکو سنبھال نہ سکیں فی الحال۔ ایک وقت میں تو جتنے مرضی آجائیں سنبھالے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن بہر حال کسی منصوبے کے مطابق انکو یہاں آنا چاہیئے دوسرے یہاں جب وہ آتے ہیں تو ان کے لئے علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی زبان بولنے والے سمجھانے والے۔ اسکا بھی بہتر انتظام ہونا چاہیئے دو لحاظ سے۔ ایک تو تقاریر ہوتی ہیں۔ ان کے چاہے دو صفحے کا نوٹ ہو صرف عنوانوں کے اوپر، وہ انکی زبان میں یا ایسی زبان میں جنہیں وہ سمجھ سکیں روزرات کو تیار ہو جانے اور انکے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ کوئی ایسا مشکل کام نہیں ہے۔ کچھ آدمی لگانے پڑیں گے اسکے اوپر۔ بہت سے تو وہیں سمجھ جاتے ہیں انہوں نے اپنا کوئی طریقہ ایسا بنا لیا ہے سمجھنے کا۔ بعض دوست مثلاً بعض امریکن شام کو مجھے ملے اور ان کو اس

دن کی کاروائی کے متعلق

اصولی پر یعنی جو مختلف پہلو بیان ہوئے تھے انکے متعلق مختصراً علم تھا کہ آج یہ موضوع زیر بحث آئے ہیں یا ان پر تقاریر کی گئی ہیں۔

جہاں تک یہاں کی جماعت کا تعلق، پاکستان کی جماعت کا، انکا تو کام ایک ہے اور وہ اسے کرتے ہیں اور پیار سے اور عشق سے کرتے ہیں انکا کام یہ ہے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ جلسے پر دوست آسکیں آئیں ہمیں معلوم ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک گاؤں جو قریباً سارا احمدی ہو چکا ہے وہ سارے کا سارا آجائے۔ انہوں نے اپنے جانور بھی سنبھالنے ہیں، اپنے گھروں کو بھی سنبھالنا ہے، اپنے بیماروں کو بھی سنبھالنا ہے اپنے بڈھوں کو بھی سنبھالنا ہو وہاں اپنی مقامی ایسی ذمہ واریاں ہیں جنہیں چھوڑ کے وہ نہیں آسکتے۔ ایک حصہ ایسا بھی ہے صرف ایک حصہ آتا ہے۔ ہر سال آنے والوں کی تعداد پچھلے سال سے بڑھی ہوتی ہے ہر سال دنیا کی جماعت احمدیہ کی تعداد بڑھ جاتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ اس کا ایک منصوبہ اور تدبیر ہے جو پوری ہو رہی ہے ہزاروں کی تعداد میں دوران سال نئے احمدی ہو چکے ہوتے ہیں اور ہزاروں

کی تعداد میں بچے جو مثلاً اکیلے یہاں نہیں آسکتے تھے اور ماں باپ کے ساتھ ہی آسکتے تھے وہ اکیلے آنے والے بن گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں طفل خادم بن گیا۔ خادم انصار اللہ میں شامل ہو گیا۔ چھوٹا بچہ جو ہے اس کو شوق پیدا ہو گیا کہ میں نے ضرور جانا ہے۔ بعض دفعہ چھ چھ سات سات سال کا بچہ پیچھے پڑ جاتا ہے کہ میں نے ضرور جلسے میں شامل ہونا ہے، میں پیچھے نہیں رہ سکتا۔ ہر سال ایسے نئے آتے ہیں۔ بعض ان میں سے میرے سامنے بھی آتے ہیں مجھے بتاتے ہیں کہ یہ کچھ عذر بھی تھے لیکن بچوں نے کہا نہیں ہم تو نہیں چھوڑ سکتے جلسہ ایک تو یہ ہر سال زیادتی ہوتی ہے

جلسے کی تعداد میں

زیادتی ہوتی ہے۔ کئی وجوہات کی بناء پر۔ ایک یہ ہے کہ تعداد بڑھ گئی جماعت کی، شوق پیدا ہو گیا بعض لوگوں میں جو پہلے نہیں تھا اور جو ابھی احمدی نہیں ہوئے انکو بھی شوق پیدا ہوتا ہے کہ جلسہ دیکھ آئیں، انکی تعداد بھی ہر سال بڑھ جاتی ہے۔ قادیان میں مجھے یاد ہے کہ دو ایک سو ایسے دوست آجاتے تھے دیکھنے کے لئے، سمجھنے کے لئے، تحقیق کرنے کے لئے، اعتراض کرنے کیلئے۔ اس نیت سے بھی آتے ہیں۔ آئیں بیشک۔ کون روکتا ہے۔ تنقید کرو۔ اب یہ دو ایک صد نہیں بلکہ ۵-۱۰-۱۵-۲۰-۲۵ ہزار کی تعداد میں آجاتے ہیں۔ جو احمدی نہیں اس وجہ سے بھی زیادتی ہو گئی۔ ایسے بھی ہیں اس علاقے کے بہت سے لوگ جو صبح آتے ہیں شام کو چلے جاتے ہیں یا آدھا دن کی کاروائی دیکھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ اس سے بھی تعداد بڑھ گئی۔ یہ جو تعداد یہاں رہنے والوں کی بڑھی یا یہاں آنے والوں کی بڑھی اس کے نتیجہ میں اہل ربوہ کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں اس واسطے اب میں اس طرف آجاتا ہوں یعنی پہلے میں کہہ رہا تھا جماعت۔ سو جماعت پاکستان کو میں یہ کہتا ہوں اپنی روایات کو سامنے رکھو پہلے سے زیادہ پیار کے ساتھ آؤ، بازیادہ تعداد میں آؤ۔ خدا کرے کہ زیادہ برکتیں لے کے واپس لوٹنے والے ہو۔

ربوہ کو صاف رکھنا

ظاہری صفائی اور باطنی صفائی کے لحاظ سے اور اسی طرح زبانوں کو بھی۔ کئی بے خیالی میں گند بول جاتے ہیں، گالی دے دیتے ہیں۔ باہر سے آکے یہاں آباد بھی ہو رہے ہیں بہت سارے خاندان انکو باہر کی عادتیں پڑی ہوئی ہیں اور بدنام ہو جاتا ہے ربوہ۔ ایک مہینہ پہلے اگر کوئی خاندان یہاں کسی گاؤں سے آکے آباد ہو جائے اور انکے بچے اپنے گاؤں کی گالیاں بھی سمیٹ کے ساتھ لے آئیں یہاں تو جب یہاں ربوہ میں انکی زبان سے وہ گالی نکلے گی تو میرے پاس یہ خط نہیں آئے گا کہ ربوہ سے پچاس میل پرے ایک گاؤں کے بچے کے منہ سے یہ گالی نکلی۔ میرے پاس تو یہ خط آئے گا کہ ربوہ کے جو رہنے والے بچے ہیں انکے منہ سے گندی گالیاں نکلتی ہیں کیوں؟ ٹھیک ہے انکو ضرور مجھے اطلاع دینی چاہیئے انکو ضرور غصہ آنا چاہیئے کہ تربیت کیوں نہیں ہوئی۔ لیکن مجبوری بھی ہے ایسی مجبوری نہیں کہ جو آپ دور نہ کر سکیں پہلے (Consciously) کانشسلی یعنی بیدار مغزی کیساتھ جو کس رہ کے اپنے بچوں کو یہ عادت ڈالیں کہ سلام کہیں بڑوں کے اور پر کتنا کوئی غصہ دلا دے۔ بچوں کو پیار بھی بڑی جلدی آجاتا ہے اور غصہ بھی بڑی جلدی آجاتا ہے کتنا ہی کوئی غصہ دلا دے زبان سے گالی نہیں نکلے گی دعا نکلے گی۔ سلام نکلے گا۔ دعائیں کرو۔ یہ باطنی پاکیزگی ہے جو ہمارے ماحول میں پیدا ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر باطنی پاکیزگی کی بنیاد یہاں ابھی سے ہو جانی چاہئے عادتیں ڈالو ابھی سے۔ جو دعائیں سب نے مل کے انشاء اللہ تعالیٰ اسی کے فضل کے ساتھ

جلسہ سالانہ کے ایام میں

کرنی ہیں اسکی بھی تو عادت ڈالو ابھی سے، اس کے لئے بھی تو تیاری کرو۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (التوبہ آیت ۴۶) کہ جب کوئی کام کرنا ہوتا ہے تو اسکے لئے تیاری بھی کرنی ہوتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ کام تو میں نے کرنا تھا اور نظر یہ آئے کہ تیاری نہیں کی تو وہ شخص منافق ہے خدا کے نزدیک۔ اسکی بات ماننے والی نہیں وہ جو اس ماحول میں ستون آسمانوں تک پہنچتے ہیں دعاؤں کے، اسکے لئے اہل ربوہ ابھی سے دعائیں کریں۔ خدا سے مدد مانگیں۔ بڑی ذمہ داری ہے بڑی ذمہ داری ہے سارا انحصار جو ہے وہ ان چیزوں کے اوپر ہے کہ جلد تر غلبہ اسلام ساری دنیا میں ہو جائے۔

دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلسے کی برکات سے حصہ دے، آنے والوں کو خیر سے لائے، خیر سے رہیں، خیر لے کے جائیں، پہلے سے زیادہ برکات کے وہ وارث ہوں، اور انکے سارے دکھ اور تکالیف دور ہو جائیں اور پریشانیاں جاتی رہیں اور ہمارے بچے جو ہیں وہ پورے روشن دماغوں کے ساتھ دنیا کے

علمی میدانوں میں آگے ترقی کرنے والے

اور حقیقتاً خدا اب دے رہا ہے اور بڑا دے رہا ہے ذہن اس سے کہیں زیادہ ہمارے بچوں کو وہ ذہن دے۔ بڑا لطف آتا ہے ہر طرف سے امتحان کے بعد سے یہ اطلاعیں ملتی ہیں کہ فلاں فرسٹ آ گیا اپنی کلاس میں، یونیورسٹی کی کلاس میں فلاں اسطرح سے آگے آ گیا۔ باہر سے اطلاعیں آتی ہیں کہ سکالر شپ مل گئے۔ سکالر شپ سے یاد آیا کہ سکالر شپ نہ ملنے کے بھی ہمارے متعلق بعض منصوبے ہوتے ہیں۔ پر تمہیں اس سے کیا تم تو خدا سے مانگو، خدا کہیں نہ کہیں سے سامان پیدا کر دے گا۔ تمہارا حق جو ہے وہ تمہیں دے گا کیونکہ اس نے یہی فیصلہ کیا ہے۔ جو بہت اونچے ہیں انکو جماعت سنبھال سکتی ہے اور سنبھال رہی ہے کچھ سکالر شپ دے دیتے ہیں بعض جماعتوں نے غیر ممالک نے۔ بعض سکالر شپ کے متعلق ہمیں پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کوئی ایسی فاؤنڈیشن بھی ہے غیر ممالک میں جو سکالر شپ دیتی ہے ابھی کل مجھے ایک نوجوان ایم ایس سی کا طالب علم مل کے گیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں جا رہا ہوں ولایت پڑھنے کیلئے۔ میں نے کہا تمہارے پیسے کا کیا انتظام ہے؟ اس نے ایک فاؤنڈیشن کا نام لیا اور کہا اس نے سکالر شپ دیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کتنا دیا ہے؟ اس نے جو رقم بتائی وہ کم تھی۔ میں نے کہا اس سے تمہارا گزارہ نہیں ہو گا، فیسیں بھی تو نہیں پوری ہونگی۔ اس نے کہا نہیں، فیس بھی وہ دیں گے فیس کے علاوہ یہ دیا ہے۔ میں نے کہا پھر بے فکری کے ساتھ جاؤ تمہیں مالی لحاظ سے کوئی تنگی نہیں۔ تو

سامان خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے

تمہیں وفا کا تعلق اور ثبات قدم اور استقامت دکھانی چاہئے میں نے بڑا سوچا، ایک دن میں خدا تعالیٰ کی اتنی نعمتیں انسان پہ نازل ہو جاتی ہیں کہ پھر سارا سال اگلا اگر وہ شکر ادا کرے تو اس دن کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا تو جو باقی ایک دن کم سارے سال کے دن ہیں ان کی نعمتوں کا شکر کیسے کر سکتے ہیں۔ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً (لقمٰن آیت ۲۱) یہ کوئی تھیوری نہیں ہے، یہ کوئی اصول یا منطق نہیں ہے، یہ ایک حقیقت ہے اور حقیقتِ زندگی ہے۔ دنیا نہیں دیکھتی اسے لیکن ہماری نظریں اسے دیکھتی اور پہچانتی ہیں۔ اس لئے کہ عملاً ہماری زندگیاں اس کی گواہ ہیں۔

تو یہ ذمہ داری ہے۔ میں اہل ربوہ کو توجہ دلا رہا ہوں کہ آپ ابھی سے دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اس جلسہ کو ان تمام برکات سے بھر دے جن برکات کی بشارت حضرت مسیح موعود کے ذریعے جماعت احمدیہ کو دی گئی اور جن برکات کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اس جلسہ کے تعلق میں دعائیں کیں۔ بڑی دعائیں کیں حضرت مسیح موعودؑ نے۔ آپ بھی ابھی سے دعائیں کریں تاکہ اس بڑی بنیاد کے ساتھ وہ مینار پھر اٹھنے شروع ہوں۔ اب تو آپ کہتے ہیں بچے ملا کے بیس اکیس ہزار ہیں ربوہ میں۔ آپ کی "ایک آواز" رد کی دنیا نے۔ آپکے لئے ووٹر بننے کیلئے فارم نہیں بنا اور آپ نے ووٹ نہیں بنایا لیکن آپ اگر خدا کے ہو جائیں تو آپ کی ہر آواز ہر پکار سننے کیلئے خدا تیار ہے۔ تو گھاٹے والا سودا تو نہیں ہوا یہ۔ پس دعائیں کریں ابھی سے جلسے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے

خیر اور برکت کا موجب

بنائے اور ان دنوں میں جب اجتماعی رنگ میں دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں ماحول ہی ایسا پیدا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے (یہاں آنے والوں کو جلسے کے موقع پہ) کہ ہم اپنے ملک کے استحکام اور اسکی سلامتی کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور وہ دعائیں مقبول ہوں اور بنی نوع انسان کو جو اس وقت ہلاکت کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں انکے لئے ہم یہ دعا کرنے والے ہوں کہ خدا تعالیٰ انکو اپنے غضب اور قہر سے محفوظ رکھنے کے سامان پیدا کر دے اور قرب کی راہیں ان پر بھی اسی طرح کھلیں جس طرح آج وہ ہمارے پر کھولی گئی ہیں اور جو وعدے دیئے گئے اُمتِ محمدیہ کو کہ ایک زمانہ میں اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا اور اسلام سے باہر رہنے والے کسی شمار میں نہیں ہونگے۔ اتنے تھوڑے کہ نام بھی انکا کوئی نہیں لیگا، کوئی نہ جانتا ہو گا انہیں، وہ دن جلدی آ جائیں اور اصل تو یہ ہے کہ ہم اس یقین پہ قائم ہیں کہ خدا سے دوری اور مہجوری جو ہے یہ ایک ایسی جہنم ہے کہ ایک لحظہ کیلئے بھی ہمارا دل اور ہمارا دماغ اور ہماری روح اسکو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں۔ خدا کرے کہ ساری دنیا ہوتے ہوئے وہ اس جہنم سے محفوظ ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے پیار کے ٹھنڈے سائے تلے جمع ہو جائے۔

اور اہل ربوہ کا دوسرا کام یہ ہے کہ اتنے رضا کار دے دیں کہ جلسہ کے نظام میں دقت محسوس نہ ہو۔ میں یہ نہیں کہتا سارے کے سارے آ جاؤ کیونکہ سارے کے ساروں کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جتنے کی ضرورت ہے اتنے دے دو۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی گھر میں چار بچے ہیں طفل یا خدام یا انصار میں (انکے کرنے کے بھی بعض کام ہیں) وہ گھر ضرور اس خدمت میں شامل ہو کے اس کی برکات لے اور کلی طور پر اپنے آپ کو محروم نہ کرے۔ پھر

وَسِّعْ مَكَانَكَ

کا خدائی حکم ہے ہر سال مکان بڑھتے ہیں۔ کچھ دباؤ بہت پڑ گیا باہر زیادہ مکان نہیں بنے پچھلے سال دو سال ہیں جماعت کے ایک طبقہ کے مالوں میں کچھ برکت پیدا ہوئی اسکی وجہ سے بھی قیمتیں بڑی بڑھا دیں آپنے زمینوں کی۔ بہر حال مکان بھی بنے۔ ہر مکان جو سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں جانتا ہوں اس" یہ حضرت مسیح موعود کے مہمان ٹھہرے ہونگے یہ مجھے علم ہے کیونکہ میں افسر جلسہ سالانہ بھی رہا ہوں اور یہ جو وسعت ہے یہ دونوں طرف کی ہوتی ہے ایک مکانیت میں وسعت، وہ بھی پیدا کر دے خدا، ایک تمہارے دلوں میں وسعت پیدا ہونی چاہیئے کہ تم بشاشت کے ساتھ تنگی برداشت کر کے ایک حصہ مکان کا دو مہمانوں کے لئے ایک آنے والے مہمانوں میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور ہوتی بھی ہے بڑی تعجب انگیز۔ ایک دفعہ میں افسر جلسہ سالانہ تھا اور ہمارے نگران آنکھیں کھلی رکھنے والے بھی پھرا کرتے تھے، مجھے اطلاع ملی کہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے اور تیس مہمانوں کی روٹی ضائع جا رہی ہے، روٹی کا ضیاع ہو رہا ہے۔ یہ تو کہنے والوں نے کہا کہ وہ اتنا چھوٹا کمرہ ہے کہ وہاں تیس پہلو بہ پہلو آدمی لٹا دیئے جائیں تو تیس نہیں آتے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے کر لیں گے چیک۔ ہم نے ایسا انتظام کیا کہ جس وقت گیارہ اور بارہ کے درمیان ہم نے دیکھا کہ سب مہمان

اپنی رہائش گاہوں میں

جا چکے ہیں اب کوئی بھی باہر نہیں رہا۔ اکٹھے ہو گئے ہیں وہاں۔ وہاں جا کے گنتی کروائی تو وہ تیس نہیں چالیس تھے وہاں اس کمرے کے اندر۔ تو روٹی کا ضیاع نہیں ہو رہا تھا، کفایت شعاری سے کام لیا جا رہا تھا۔ تو یہ وسعت ہے ان کی۔ کسی کو پرواہ ہی کوئی نہیں کہ جگہ تنگ ہے۔

پہلے بھی میں نے بتایا تھا ایک نظارہ خدا کے ساتھ، اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیار کا اور اس جلسے میں جو برکتیں نازل ہوتی ہیں ان کے ساتھ لگاؤ کا میں نے دیکھا۔ یہ بھی اسی زمانے کی بات ہے جب میں افسر جلسہ سالانہ تھا۔ ایک سپیشل گاڑی آرہی تھی میں بھی اتفاقاً وہاں چلا گیا دیکھنے کے لئے کہ کیا کیا انتظام ہے جس وقت گاڑی کھڑی ہوئی تو چند مہینوں کا بچہ ایک ماں کی گود میں تھا۔ اس کا خاوند دوسرے ڈبے میں تھا۔ گاڑی کھڑی ہوئی اسی وقت اس کا خاوند دروازے کے سامنے آگیا۔ وہ ماں اتنی جوش میں تھی اور اتنا جذبہ اس کے اندر پیدا ہو چکا تھا ربوہ میں پہنچنے کی وجہ سے کہ اس نے دو تین مہینے کے بچے کو پیار کے ساتھ جو ماں کا تقاضا تھا اپنے خاوند کے ہاتھ میں نہیں دیا بلکہ یوں پھینکا اس کی طرف (حضور نے ہاتھوں سے اشارہ کر کے بتلایا) اس نے فوراً ہی اٹھا لیا بچے کو۔ گرا نہیں وہ، اس کو چوٹ نہیں آئی۔ لیکن وہ عجیب نظارہ تھا جو میری آنکھوں نے دیکھا۔ تو وہ اس جذبے کے ساتھ آئے ہیں۔ جس پیار اور محبت کے ساتھ اور

قربانی کے جذبے کے ساتھ

وہ آئے ہیں اور جہاں ہم سمجھتے ہیں کہ تیس آدمی بھی رات نہیں گذار سکتے وہاں چالیس، چالیس آدمی رات گذارنے کی نیت کر کے یہاں آنے والے ہیں وہ لوگ۔ ان کے جذبہ کا آپ کے جذبہ کے ساتھ مقابلہ ہے کہ جو کچھ وہ خدا کے حضور پیش کر رہے ہیں خدا سے بے شمار لینے کے لئے (إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (آل عمران آیت ۳۸)

یہ بغیر حساب ملتا ہے) آپ ان سے زیادہ لیتے ہیں یا کم یہ تو مقابلہ ہے نیکیوں کے حصول میں مسارعت اختیار کرنے کا اس میں میرا تعلق تو دونوں سے ہے۔ کبھی دل کرتا ہے آپ آگے بڑھ جائیں۔ کبھی دل کرتا ہے وہ آگے بڑھ جائیں۔ اب آپ اپنے عمل سے بتائیں کون آگے بڑھتا ہے۔

بہر حال مکانوں کی ذمہ داری ہے۔ پھر صفائی میں آپ نے شامل ہونا ہے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی طرف سے جو اجتماعی صفائیاں ہوں گی ان میں جس طرح غریب دلہن ہوتی ہے (غریب دلہن میں جان کے کہہ رہا ہوں) ایک غریب گھرانے کی بچی جس کو زیور نہیں میسر جب دلہن بنتی ہے تو صاف ستھری ہوتی ہے نا۔ اس وقت۔ تو اس طرح صاف ستھرا ربوہ کو بنا دو۔ ہمیں سنگھار کی ضرورت نہیں لیکن صفائی کی ضرورت ہے ایسا بنا دو ربوہ کو جلسہ سالانہ پر آنے والے دیکھیں کہ اہل ربوہ نے صاف ستھرا ماحول پیدا کر کے ان کا استقبال کیا اور ان کی عزت افزائی کی۔

اس کے علاوہ منتظمین ہیں جلسے کا کام، جیسا کہ خود مجھے بھی تجربہ ہے اور

میں علیٰ وجہ البصیرت جانتا ہوں

سارا سال ہی رہتا ہے۔ جب گندم کی پیداوار تھی اسی وقت جلسے کی گندم خریدی گئی ہوگی اب تو میں بھول گیا ہوں۔ اس زمانہ میں جب میں افسر جلسہ سالانہ تھا مجھے یہ پتہ تھا کہ آلو سب سے سستا کن دنوں میں ملتا ہے بھینس کا گھی میں استعمال کرتا تھا۔ اب تو مجبور ہو کے ڈالڈا استعمال ہونا شروع ہو گیا ہے۔ بہت زیادہ قیمتیں بڑھ گئی ہیں بھینس کے اصلی گھی بھی سارے سال ہی ایک قیمت نہیں رہتی۔ بعض دنوں میں قیمت کم ہوتی ہے بعض دنوں میں زیادہ ہوتی ہے مجھے پتہ ہوتا تھا کہ کس موسم میں سب سے زیادہ مجھے گھی مل جائے گا، گندم سب سے سستی کب ملے گی، آلو کب سستے ملیں گے اور کب وافر مقدار میں ملیں گے وغیرہ وغیرہ۔ بہت سارے چارٹ بن گئے ہیں اب ایک پورا نظام ہے جلسے کا بھی اور ہر سال ترقی کرتا ہے۔ اس وقت میں نے یہ طریق شروع کیا تھا کہ اعلان کر دیتے تھے کہ جنہوں نے جو بھی تجویز بھیجنی ہو بھیج دیں ان پہ غور کریں گے اور اس کے مطابق جہاں تبدیلی ممکن ہو گی کر دیں گے۔ رضا کاروں کی فہرستیں بنانے کا کام ہے، تقسیم کار کا سوال ہے پیار سے ان کو سمجھانا ہے سینکڑوں بچے ہوں گے جنہوں نے پچھلے سال جلسہ کے نظام میں کام کیا اور ایسے بھی ہوں گے جنہوں نے نہیں کیا۔ اس سال وہ بھی کام کر رہے ہوں گے، عمر جو بڑھ گئی ایک سال۔ پیار سے ان کو بتائیں، انہیں برکتوں سے آگاہ کریں۔ وہ ماحول خود بہت کچھ کرتا ہے۔ ایسے ایسے خدمت کرنے والے دیکھے ہیں کہ اپنی دوائی بھی بیمار کو پلا دیں اگر اس کو بخار چڑھا ہے اور اس کو یہ احساس نہ دلائیں کہ پلانے والے کو اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ تیز بخار چڑھا ہوا ہے اور اپنے رلے لیکے آیا تھا دوائی۔

تو بڑی محبت اور باہمی محبت اور
اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبت

اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق اور بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کا جو مشن ہے اور بعثت کی غرض ہے اس کے لئے انتہائی لگاؤ یہ ساری چیزیں اپنے سامنے رکھ کے پھر اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کر کے ایک اور انسان بن جائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ آپ وارث بن سکیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ آپ جذب کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی ہر آن اور ہر لحظہ معیت آپ کو حاصل ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

دوا
تدبیر ہے اور
دُعا
اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد
اصولی علاج کے لئے
مطب
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر: ۵۳۴

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور
نسخہ جات کی تیاری کے لئے لائق اعتماد ادارہ
فون نمبر ۴۱۶۶۴
الکیمسٹس
EL-KEMISTS.
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا، ریڈیو پاکستان، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن، پی آئی۔ ڈی۔ سی اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوبصورت برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم
لاہور
فون نمبر:۔ ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کیلئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
ستار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروز پور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر:۔ ۴۱۰۶۱۷

ھو الشافی
کسی بھی مرض کا نام لکھ کر آپ اس مرض کی کیور (CURE) -/۱۵ روپے بمعہ ڈاک خرچ -/۵ یعنی کل -/۲۰ روپے میں حاصل کر سکتے ہیں
دمہ کیلئے استھما کیور (ASTHMA CURE)
بواسیر کیلئے پائلز کیور (PILES CURE)
ذیابیطس کیلئے ڈایابیٹیز کیور (DIABETES CURE)
۱۲۶ کیورز کی فہرست اور تفصیلی پرائس لسٹ مفت
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ۔ فون نمبر ۴۰۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیں
فون نمبر ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ : رہائش ۶۲۹۳۰ : فیکٹری رچنا ٹاؤن ۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات
سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
اسٹیگری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

مجلس شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے۔ بعد میں پہنچنے والی تجاویز پر غور نہیں ہو سکے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کے شکار دکھی عورتوں کے لئے
ربوہ آنے کی تاریخیں ۶، ۷، ۸ ر اکتوبر ۱۹۸۰ء
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
ربوہ بالمقابل ایوانِ محمود فون نمبر ۴۰۶

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس و ابجی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

تین سال سے آپ کی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی
مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت
کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۵

ربوہ
میں دار الرحمت سے ملحقہ رہائشی
سکیم میں ۵ مرلہ اور ۱۰ مرلہ کے پلاٹس
مناسب قیمت پر دستیاب ہیں
اور مضافات ربوہ میں
سکنی، زرعی، رہائشی
مکان کوٹھی و پلاٹ کی
خرید و فروخت کے لئے۔
با اعتماد ادارہ
فضل عمر
پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک
مسجد اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
کو یاد رکھیں
فون دفتر:۔ ۶۴۰
فون رہائش:۔ ۵۴۰

فون ملز ۲۷۹۴۶ فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ
فیصل آباد
امپورٹر ——— ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین
جاذب نظر۔ دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند
آفس
منٹگمری بازار
فیصل آباد

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ
علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
سکنی و زرعی زمین، مکانات اور
کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے
ہمیں خدمت کا موقع دیں۔
آپ کا خادم
شیخ عبد الخالق
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ
فون نمبر ۶۶۴۔

مسلسل محنت اور آپ کے بہترین
تعاون کا نشان
فرشن میڈیسن کمپنی
(PFIZER.)
تھوک انگریزی ادویات فروش
سٹاکسٹ فائیزر لیبارٹریز۔
دفتر و دکان
"ISI"۔ شاہین روڈ بلاک ۹
نزد سٹی بس اسٹاپ سرگودھا
ہیڈ آفس
ایم اشرف چوہدری بلاک ۹
سرگودھا۔ PFIZER.

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما
اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴
(ایئر کنڈیشنڈ)
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)
پروپرائٹر:۔ **میاں عظیم قادر اینڈ سنز**

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (حکیم نظام جان مرحوم والا)
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ
(رجسٹرڈ)
ہو چکا ہے
زیر نگرانی
حکیم عبد الحمید خانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان مرحوم